

## 41901-رمضان کے روزوں کی قضاۓ کے ہوتے ہوئے نفلی روزہ رکھنا

سوال

ماہواری کی بنابری میں نے کچھ روزے نہیں رکھے، اور میں نے ابھی تک قضاۓ کے روزے نہیں رکھی، کیا میں عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھ سکتی ہوں؟

پسندیدہ جواب

یہ مسئلہ ابل علم کے ہاں رمضان المبارک کی قضاۓ کے روزوں سے قبل نفلی روزے رکھنا کھلاتا ہے، اور اس میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے.

کچھ علماء کرام تو رمضان المبارک کی قضاۓ کے روزے رکھنے سے قبل نفلی روزے رکھنا حرام قرار دیتے ہیں، کیونکہ فرض کی ابتداء کرنا نفلی سے زیادہ ضروری ہے، لیکن بعض علماء کرام نے اس کی اجازت دی ہے.

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جب واجب کی قضاۓ اور مسح جمع ہو جائیں تو کیا انسان کے لیے جائز ہے کہ وہ واجب کی قضاۓ سے قبل مسح عمل شروع کر دے، اور واجب کی قضاۓ بعد میں ادا کرے، یا کہ اسے واجب کی قضاۓ پہلے ادا کرنا ہو گی، مثلاً یوم عاشوراء کا روزہ اس کی قضاۓ رمضان کے دوران آگیا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"فرضی اور نفلی روزوں کے متعلق مشروع اور معقول یہی ہے کہ بلاشبک نفلی سے پہلے فرضی شروع کیے جائیں؛ کیونکہ فرضی تو اس کے ذمہ قرض میں، اور نفلی تطوع میں اگر میسر ہو تو ٹھیک و گرنہ کوئی حرج نہیں.

اس بنابریں کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاۓ ہوں اسے یہ کہا جائیگا کہ: نفلی روزے رکھنے سے قبل پہلے رمضان المبارک کے فرضی روزوں کی قضاۓ کرو.

اور اگر وہ اپنے ذمہ قضاۓ کرنے سے قبل نفلی روزے رکھتا ہے اور قضاۓ کے لیے وقت میں وسعت پائی جاتی ہے تو اس کے نفلی روزے صحیح ہونگے، کیونکہ رمضان المبارک کی قضاۓ وقت رمضان سے رمضان تک ہے، اس کے دوران قضاۓ کے روزے مکمل کرنا ہو گے.

اس لیے جب وقت میں وسعت پائی جاتی ہے تو نفل جائز ہیں مثلاً فرضی نماز جب کوئی شخص فرضی نماز سے قبل نفل ادا کرے اور وقت باقی ہو تو جائز ہے.

اس لیے جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاۓ ہو اور وہ یوم عرف یا یوم عاشوراء کے روزے رکھے تو اس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر وہ ان ایام میں رمضان المبارک کے قضاۓ کے روزے رکھے تو اسے دونوں اجر حاصل ہونگے، ایک تو یوم عرف کے روزہ کا اور یوم عاشوراء کے روزہ کا اور دوسرا قضاۓ رمضان المبارک کا.

یہ تو مطلقاً نفلی روزے کے متعلق ہے جو رمضان المبارک کے ساتھ مربوط نہیں، لیکن شوال کے چھ روزے رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ مربوط ہیں، اور یہ رمضان المبارک کی قضاۓ کے بعد ہی رکھے جاسکتے ہیں.

اس لیے اگر کسی نے قضاہ رمضان سے قبل شوال کے روزے رکھ لیے تو اسے وہ اجر و ثواب حاصل نہیں ہوگا؛ کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے سارے سال کے روزے رکھے"

یہ معلوم ہے کہ جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاہ ہو وہ اس وقت تک رمضان کے روزے رکھنے والا شمار نہیں ہوگا جب تک رمضان کے روزے مکمل نہیں کر سکتا، لوگ اس مسئلہ میں یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر اسے شوال نکلنے کا خدشہ ہو اور اس کے روزے باقی ہوں تو وہ شوال کے چھ روزے رکھ لیتا ہے اور قضاہ کے چھوڑ دیتا ہے تو یہ غلط ہے۔

کیونکہ یہ چھ روزے تو اس وقت رکھے جائیں گے جب رمضان المبارک کے روزے انسان مکمل کر لے۔"

دیکھیں : فتاویٰ ابن عثیمین (20/438).

اس بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھ لیں کہ یہ نفلی ہوں، لیکن افضل و بہتر یہ ہے کہ آپ یہ روزے رمضان المبارک کی قضاہ کے روزوں کی نیت سے رکھیں تو ان شاء اللہ آپ کو دونوں اجر حاصل ہونگے۔

مزید آپ سوال نمبر (23429) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔